مطبوعات

وہ ایک سجدہ | تالیف : جناب سید علی یوسف ۔ ناشر : تحریک مَوَدّہ ، پوسٹ بکس ۲۱۲۰-کراچی ۱۸
قیمت نامعلوم۔

یہ چھوٹی سی کتاب بہت دنوں پڑی رہی اور پڑھنے کا موقع نہ ملا - اب جو اسے پڑھا تو مؤلف کے اندازِ تحریر نے دل و دماغ کو پوری طرح اپنی طرف متوجہ کر لیا "تحریک مَوَدّہ" کی حقیقت تو مجھے معلوم نہیں، مگر ملّت ، اس کے احیا ، اس کے اتحاد اور اس کے استحکام کے لیے دینی جذبے کے ساتھ روزمرہ مسائل کا جس خوبی سے مؤلف نے تجزیہ کیا ہے اور جیسی دلکش عبارتیں لکھی ہیں ، وہ پڑھنے والے سے خراجِ اعتراف وصول کرتی ہیں -

میں یہاں اس کے چند اقتباسات نقل کرتا ہوں :-

—— میں نے اپنی ہدایت کے لیے فی الوقت اِن (یعنی کتبِ حدیث) میں دو باتوں کا انتخاب کیا ہے - ایک یہ کہ جب دُنیا غیر اللہ کی بندگی کی طرف چلی جا رہی ہو تو اُسے اللہ رب العٰلمین کی طرف بُلانا - دوسرے یہ کہ جب لوگ بڑے بڑے فلاحی منصوبے بنا رہے ہوں اُس وقت تم چھوٹے چھوٹے کاموں پر توجہ دینا - (ص ۸)

—— اور اب تو انقلاب کے قافلے ساری دُنیا میں جرس بجاتے ہوئے گذر رہے ہیں، لیکن ان بھائیوں کی رگوں میں خون منجمد ہے - ایسا نظر آتا ہے کہ ذلتیں اور مصیبتیں اِن کے ٹھونکے لگائیں گی ، اور ان کی آنکھ نہ کھلے گی - (ص ۱۰)

—— یہ صحیح ہے کہ یہاں ضمیروں اور اصولوں کا ایک بازار لگا ہوا ہے اور انسانیت کے پاس جو کچھ ہے وہ لپکا ہوا مال بن چکا ہے —— لیکن یقین کیجیے ، انسانیت کی اس زوال کی فضا میں بھی ابھی بے شمار چمکتے دمکتے ستارے ایسے ہیں جو اس بازار سے

بہت فاصلہ پر ہیں۔ (ص ۱۱)
——— تجربہ آپ کو بتائے گا کہ ایک قدم آپ آگے رکھیں تو لوگ جگہ دیتے ہیں اور ایک قدم پیچھے رکھیں تو دھکا۔ (ص ۱۳)
——— استحاد کے ضمن میں ہماری تمام کوششیں ایسی ہیں جیسے درختوں کی چوٹیوں کو چوٹیوں کے ساتھ باندھ دیا جائے۔ (ص ۱۳)
——— رشوت میں تو بٹوارہ بڑی ایمانداری سے ہوتا ہے۔ چوری کرتے وقت نہ کوئی وہابی ہے نہ رافضی۔ (ص ۱۶)
——— ایک ستر سالہ لالچی بوڑھے سے ملاقات ہوئی۔ اُسے سرکاری مال کی خیانت پر ٹوکا تو وہ دھمکیوں پر اُتر آیا۔ جواز یہ تھا کہ میرے تمام بھائی بہنوں نے بنگلے تعمیر کر لیے ہیں، صرف میرا ہی مکان نہ بن سکا تھا۔ (ص ۳۰)
——— رات کی تاریکی میں ہم نے انسان کی عظمت کو اپنے پیروں تلے روند ڈالا تھا۔ دن کی روشنی میں ہمیں ماضی کی غلطیوں کا ازالہ کرنا ہوگا۔ اور آگے کے لیے انھیں ہمسفر بنانا ہوگا۔ جس نظریے سے آپ نے وابستگی کا دعویٰ کیا ہے، وہاں وقت کے حکمران بھی اپنا وزن خود اُٹھاتے تھے۔ (ص ۳۶)
——— افسوس، جب ہم کو اللہ کی زمین پر اختیار ملتا ہے تو ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ امر بالمعروف کا مطلب تو اچھی باتوں کا حکم دینا ہے، اُن کے لیے ذرائع ابلاغ سے محض اپیلیں کرنا نہیں ——— اور نہی عن المنکر کا مطلب بُرائیوں سے روکنا ہے، نہ کہ ان کے آگے ہتھیار ڈال دینا۔ (ص ۴۵)
——— انسان جب اپنے جسم کے تقاضوں کے آگے ہتھیار ڈال دیتا ہے تو شیطان کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں رہتا۔ (ص ۴۷)
——— یہ پہلی تصویر یورپ کے کسی بارونق شہر کی ہے۔ کسی شراب خانے کا اندرونی منظر ہے۔ گھڑی رات کے ۱۲ سے اُوپر کا وقت بتا رہی ہے..... ایک ادھیڑ عمر عورت آخری آدمی کو دروازے سے باہر دھکیل کر اُسے بند کر رہی ہے، دوسری جو شاید اُس کی

لڑکی ہے، بار کاؤنٹر پر سے گلاس سمیٹ کر اُسے صاف کر رہی ہے۔ (ص ۶۱)

یہ دوسری تصویر ایک پڑوسی ملک کی ہے جو اسلامی انقلاب کے مراحل سے گزر رہا ہے — یہاں بھی ایک ادھیڑ عمر عورت ہے جو ایک ہاتھ سے چادر تھامے ہے، دوسرے ہاتھ سے برف کی ٹرے پکڑے ہسپتال کی طرف بھاگ رہی ہے...... اسے خبر ملی ہے کہ نزدیکی ہسپتال میں شہیدوں کے ساتھ کچھ زخمی آئے ہیں۔ اور غیر معمولی حالات میں ہسپتال کی بجلی بار بار فیل ہونے کی وجہ سے برف کی بڑی قلت ہے۔ اس نے اپنے فرج میں حد بھر برف جماتے کو رکھ دی تھی۔ اور جو ٹرے تیار ہے اُسے لے کر منزل کی طرف بھاگ رہی ہے۔ (ص ۶۱)

ان چند اقتباسات کی مدد سے آپ پوری تحریر کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

بقیہ استحسان بحیثیت ماخذ فقہ اسلامی

تجاویز کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور قدرتی انصاف کے مطابق فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔

قدیم مذہبی قاضیوں نے اکثر بنیادی اُصول مذہبی قانون سے اخذ کیے ہیں۔ بعد کے مذہبی چانسروں (قاضیوں) نے اکثر قانونِ روما سے کام لیا ہے، جس کے قواعد مذہبی قوانین کی نسبت دنیاوی تنازعات کے سلسلے میں زیادہ کارآمد تھے۔

عنوانِ بالا کا حاصل کلام یہ ہے کہ قدرتی ضروریات اور ملکی مصالح کے پیشِ نظر قدیم قانون میں نصفت کی تجویز پر عمل کیا گیا تھا۔ استحسان کی تجویز بھی بڑی حد تک ان ہی مصالح اور ضروریات کے پیشِ نظر عمل میں لائی گئی ہے۔ (باقی)

فقہ الزکاۃ (مجلد) از یوسف القرضاوی حصہ اوّل ودوم ۵۰/- روپے سوم وچہارم ۶۰/- روپے

سفرِ شوق فرید احمد پراچہ ۱۵/- روپے

انسانی زندگی میں جمود وارتقاء محمد قطب ۲۵/- روپے

البدر پبلی کیشنز ۲۳ - راحت مارکیٹ اردو بازار لاہور